# فصل مکمل پکنے سے پہلے بیچ دی، تو عشر کا حکم



ریفرنس نمبر: Aqs 2231 تاریخ: 29-03-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے گندم کی کاشت کی، پھر وہ فصل مکمل پکنے سے پہلے بھینسوں کے چارے کے لیے بیچ دی، تو کیا اس پر عشر ہو گا؟

نوٹ: فصل اتنی تیار ہو چکی تھی کہ اس کے بعد اس کے خراب ہونے کا اندیشہ نہیں رہتا، البتہ مکمل پکنا باقی تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں اس فصل پر عشر لازم تھا، کیونکہ فصل جب نفع اٹھانے کے قابل ہو جائے، اگرچہ کٹنے کے قابل نہ ہوئی ہو، اس پر عشر لازم ہو جاتا ہے۔ اب جبکہ اسے کاشتکار نے بیچ دیا، تو اس پر لازم ہے کہ وہ فصل جتنی رقم میں بیچی، اس رقم کا دسواں یا بیسواں حصہ عشر کے طور پر ادا کرے۔

فصل میں عشر کس وقت لازم ہوتا ہے، اس کے متعلق رد المحتار میں ہے: "العشر فی الثمار والزرع۔۔۔ یجب عند ظھور الثمرۃ والامن علیھا من الفساد وان لم یستحق الحصاد، اذا بلغت حدا ینتفع بھا، ملخصا" ترجمہ: پھل اور کھیتی جب ظاہر ہو جائیں اور ان کے خراب ہونے کا خطرہ نہ رہے، تو ان میں عشر واجب ہو جاتا ہے، اگرچہ ابھی کٹنے کے قابل نہ ہوئے ہوں بشرطیکہ اس حد تک پہنچ چکے ہوں کہ ان سے نفع اٹھایا جا سکتا ہو۔ **(ردالمحتار علی الدرالمختار، ج3، ص321، مطبوعہ کوئٹہ)**

عشر واجب ہونے کے بعد ادا کیے بغیر فصل بیچ دی، تو کاشتکار کے ذمے عشر ادا کرنا لازم رہے گا۔ چنانچہ سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "بہار اس وقت بیچنی چاہئے، جب پھل ظاہر ہو جائیں اور کسی کام کے قابل ہوں، اس سے پہلے بیع جائز نہیں اور اس وقت اُس میں عشر

واجب ہوتا ہے، (جب) پھل اپنی حد کو پہنچ جائیں کہ اب کچّے اور ناتمام ہونے کے باعث ان کے بگڑ جانے، سُوکھ جانے، مارے جانے کا اندیشہ نہ رہے، اگرچہ ابھی توڑنے کے قابل نہ ہُوئے ہوں۔ **یہ حالت جس کی مِلک میں پیدا ہو گی، اسی پر عشر ہے۔ بائع کے پاس پھل ایسے ہو گئے تھے، اُس کے بعد بیچے، تو عشر بائع (بیچنے والے) پر ہے** اور جو اس حالت تک پہنچنے سے پہلے کچے بیچ ڈالے اور اس حالت پر مشتری کے پاس پہنچے، تو عشر مشتری (خریدار) پر ہے۔ **بعینہٖ یہی حکم کھیتی کا ہے۔**" **(فتاوی رضویہ، ج10، ص241، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)**

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "عشر اس وقت لیا جائے، جب پھل نکل آئیں اور کام کے قابل ہو جائیں اور فساد کا اندیشہ جاتا رہے، اگرچہ ابھی توڑنے کے لائق نہ ہوئے ہوں۔۔۔ اور بیچنے کے وقت زراعت (فصل) طیار (تیار) تھی، تو عشر بائع پر ہے۔ ملخصا"

**(بہارِ شریعت، حصہ5، ج1، ص920،919، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــــہ**

**مفتی محمد قاسم عطاری**

25شعبان المعظم 1443ھ/29مارچ 2022ء



نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے